حقیقی انجیل اور اصل مسیحیت

ٹیلی ویژن پر آنے والے مقبولِ عام مبشرین یہ وعدہ کرتے ہیں کہ مثبت انداز میں سوچنے، بڑے خواب دیکھنے اور اُنکو بڑے ہدیہ جات اور عطیات دینے کی بدولت آپ صحت، دولت اور آسائشوں سے بھرپور "فوری بہترین زندگی" پاسکتے ہیں۔ سچائی یہ ہے کہ خُدا اپنے لوگوں سے جسمانی صحت، دولت اور آسائشوں کا وعدہ نہیں کرتا بلکہ اِس کی بجائے خُدا ہمیں ابدی زندگی، گناہوں کی معافی اور کئی بار راستبازی اور ایمان کی خاطر ایذارسانی کی بھی پیشکش کرتا ہے۔

خُدا کی ذات پر غور کریں: خُدا قدوس، کامل اور اپنی سب تخلیق یعنی ساری کائنات سے اعلیٰ و ارفع ہے (یسعیاہ 6 باب 3 آیت؛ 2-تواریخ 6 باب 18 آیت)۔ خُدا فرماتا ہے کہ "پاک ہو اِس لئے کہ مَیں پاک ہوں" (1 پطرس 1 باب 15 تا 16 آیات) اور خُدا اخلاقی کاملیت کا تقاضا کرتا ہے (متی 5 باب 48 آیت)۔ خُدا سچا اور راست منصف (زبور 98 کی 9 آیت) قادرِ مطلق، علیم و بصیر اور لاتبدیل ہے (زبور 147 : 5 آیت؛ عبرانیوں 13 باب 18 آیت)۔ آپ خُدا کے انصاف سے پہلو تہی نہیں کرسکتے (زبور 139 :8 آیت؛ دانی ایل 4 باب 35 آیت)۔ خُدا دل و دماغ کو جانچتا ہے اور ہر ایک شخص کو اُسکی چال کے موافق اور اُس کے کاموں کے پھل کے مطابق بدلہ دے گا (یرمیاہ 17 باب 10 آیت)۔ خُدا محبت ہے اور وہ بدی سے نفرت کرتا ہے (1 یوحنا 4 باب 16 آیت؛ امثال 6 باب 16 تا 19 آیات) خُدا اُن پر جو اُس سے محبت رکھتے اور اُسکے حکموں کو مانتے ہیں پشت در پشت رحم کرتا ہے لیکن جو اُس سے عداوت کرتے ہیں وہ اُنہیں بدلہ دے کر ہلاک کر ڈالتا ہے (استثنا 7 باب 9 آیت)۔

کیا آپ اپنے کو ایک اچھا انسان سمجھتے ہیں، اور ایک اچھا انسان ہونے کی بدولت کیا آپ اپنے آپ کو خُدا کے ابدی زندگی کے وعدے کا مستحق خیال کرتے ہیں؟ خُدا کے چند احکامات پر غور کیجئے (خروج 20 باب)۔ کیا آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہے؟ خُدا فرماتا ہے کہ "سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔" (مکاشفہ 21 باب 8 آیت)۔ کیا آپ نے کبھی کسی کو شہوت بھری نظروں سے دیکھا ہے یا کسی سے بلاوجہ نفرت کی؟ خُداوند یسوعؑ نے فرمایا ہے کہ ایسا کرنا بھی بدکاری اور قتل کرنے کے مترادف ہے (متی 5 باب 21 تا 28 آیات)۔ کیا آپ نے کبھی خُدا کا نام بے فائدہ اور مناسب طور پر لیا ہے؟ خُدا فرماتا ہے کہ وہ اُس شخص کو جو اُسکا نام بے فائدہ لیتا ہے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔ (خروج 20 باب 7 آیت)۔ اگر آپ ایک بھی بات میں خطا کریں تو آپ سب باتوں میں قصوروار ٹھہرتے ہیں (یعقوب 2 باب 10 آیت)۔ اِس لئے خُدا کے معیار کے مطابق آپ ایک اچھے (کامل، نیک) انسان نہیں ہیں بلکہ اِس کی بجائے آپ جھوٹے، بدکار قاتل اور خُدا کی شان میں کفر جیسی گستاخی کرنے والے ٹھہرتے ہیں! خُدا اپنے کلام کا وعدہ کرتا ہے کہ "جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔" (حزقی ایل 18 باب 4 آیت) اور جہنم میں ڈالی جائیگی (مرقس 9 باب 48 آیت؛ لوقا 16 باب 23 آیت؛ مکاشفہ 14 باب 11 آیت) جو کہ ایک ایسا مقام ہے جہاں پر آگ کے شعلے تاریکی اور اذیت ناک عذاب ہے۔

گناہ براہِ راست ابدی خُدا کے خلاف جرم ہے اور اِسکی سزا کے طور پر کیا گیا انصاف ہے (رومیوں 2 باب 9 آیت)۔ اگر ایک مجرم کسی جج کے سامنے یہ کہے کہ "مَیں اپنے جرم کیلئے معذرت خواہ ہوں" تو کیا ایک انصاف پسند جج اُسے رہا کر دے گا؟ نہیں بلکہ وہ کہے گا کہ مَیں خوش ہوں کہ تم معذرت خواہ ہو لیکن اِس وقت قانون کا تقاضا یہ ہے کہ مکمل انصاف کیا جائے۔ بالکل اِسی طرح خُدا ہر ایک گناہ کی سزا دے گا اور اُس وقت معذرت خواہ ہونے کی وجہ سے آپ بری الذمہ قرار نہیں دیئے جائیں گے۔ خُدا کا کلام فرماتا ہے کہ "کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں" (رومیوں 3 باب 11 تا 18 آیات) اور ہماری تمام راستبازی ناپاک لباس کی مانند ہے (یسعیاہ 46 باب 6 آیت)۔

تصور کریں کے ایک ملازم 100 دن تک بڑی ایمانداری سے نوکری کرتا ہے، لیکن ایک دن وہ 1000000 روپے چرا لیتا ہے۔ وہ اُس رقم کو فضول خرچی میں کھا اُڑا دیتا ہے لہذا اب وہ رقم واپس بھی نہیں کی جاسکتی۔ ایسے شخص کے ساتھ کیا ہوگا؟ وہ یقیناً اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور جیل میں ڈال دیا جائیگا۔ کیا اُس وقت اُسکی ملازمت کے دنوں کی ایمانداری کا دوران اِن سب حالات پر کسی طرح اثرانداز ہوگا؟ نہیں وہ ایک جرم ہے! اگر وہ اُس وقت کہے کہ وہ معذرت خواہ ہے تو کیا اِس سے کچھ اثر پڑے گا؟ نہیں قانون کا

تقاضا ہے کہ مکمل انصاف کیا جائے! اِس صورتحال پر غور کیجئے، بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ کسی شریر کو صادق ٹھہرانا مکروہ اور نفرت انگیز عمل ہے (امثال 17 باب 15 آیت) تو پھر کس طرح کامل اور مقدس خُدا ایک گناہگار کو بری الذمہ ٹھہرا سکتا ہے؟ ایک مجرم اپنا جرمانہ اُسکے انصاف کے تقاضوں کے معیار کے مطابق ادا نہیں کر سکتا، لیکن اگر کوئی وہ جرمانہ ادا کر دے تو انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں گے۔

یہی وہ کام ہے جو یسوؔع نے آپ کے لئے کیا (رومیوں 5 باب 6 آیت؛ 1 کرنتھیوں 15 باب 3 آیت؛ عبرانیوں 9 باب 15 آیت)۔ خُدا مجسم ہوا (عبرانیوں 2 باب 14 آیت) اور یسوؔع کی ذات کی صورت میں گناہ سے پاک زندگی گزاری، اور انسان کے لئے اپنی لازوال محبت میں اپنے آپ کو صلیب پر قربان ہونے کے لئے پیش کر دیا (یوحنا 3 باب 16 تا 18؛ 1 پطرس 1 باب 19 آیت)۔ یسوؔع نے جو کہ مکمل طور پر راستباز تھا ناراستوں کے گناہوں کے باعث خُدا کا قہر اپنے اُوپر لیا (1 پطرس 3 باب 18 آیت)۔ یسوؔع صلیب پر مرا، دفن کیا گیا اور تیسرے دن مرُدوں میں سے جی اُٹھ کر اُس نے واضح طور پر ثابت کر دیا کہ انسانوں کے گناہ کا کفارہ اُس نے مکمل طور پر ادا کیا کر دیا ہے (لوقا 9 باب 22 آیت؛ رومیوں 4 باب 25 آیت)۔ نجات صرف یسوؔع مسیح پر ایمان کے وسیلے سے خُدا کے فضل سے ملتی ہے (افسیوں 2 باب 8 آیت؛ اعمال 4 باب 12 آیت؛ یوحنا 14 باب 6 آیت)۔ اب خُدا سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں مسیح کی طرف رجوع لائیں اور گناہوں سے باز آئیں (اعمال 17 باب 30 آیت؛ مرقس 1 باب 15 آیت)۔ پس توبہ کریں، ایمان لائیں، اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اور اُنہیں ترک کرتے ہوئے آنسوؤں کیساتھ اُسکے رحم کے لئے فریاد کریں (یعقوب 4 باب 8 آیت؛ رومیوں 6 باب 2 آیت؛ اعمال 11 باب 18 آیت)۔

خُداوند وعدہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ "جو کوئی میرے پاس آئے گا اُسے مَیں ہرگز نکال نہ دونگا۔" (یوحنا 6 باب 37 آیت؛ رومیوں 10 باب 13 آیت)۔ "شکستہ رُوح خُدا کی قربانی ہے وہ خستہ دل کو حقیر نہیں جانتا۔" (51 زبور 17 آیت)۔ "خُدا فرماتا ہے مَیں اُس شخص پر نگاہ کرونگا۔ اُسی پر جو غریب اور شکستہ دل ہے اور میرے کلام سے کانپ جاتا ہے" (یسعیاہ 66 باب 2 آیت اور 57 باب 1 آیت)۔ مسیح میں آپ ایک نیا مخلوق بن جائیں گے (2 کرنتھیوں 5 باب 17 آیت) اور آپکا دل تبدیل ہو جاتا ہے اور اُس میں راستباز کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ (یوحنا 3 باب 3 تا 8 آیات)۔ آپ کے گناہ یسوؔع نے اُٹھا لئے اور اُسکی راستبازی آپ کو بخشی جاتی ہے (2 کرنتھیوں 5 باب 21 آیت؛ رومیوں 4 باب 8 آیت؛ 1 پطرس 2 باب 24 آیت)۔

بائبل مقدس کا خود مطالعہ کریں اور ایسی کلیسیا کے ساتھ رفاقت رکھیں جہاں پر بائبل مقدس کا آیت بہ آیت مطالعہ اور تفسیر کی جاتی ہے۔ خبردار رہیں کہ بہت سے جھوٹے اُستاد بھی گھومتے پھر رہے ہیں جو بہت بڑے بڑے وعدے اور دعوے کرتے ہیں اور نفسانی وہ دنیاوی خواہشات کی بناء پر آپ کے دل کو لبھا کر روپیہ پیسہ بٹورتے ہیں۔ اُن کی تعلیمات کا موازنہ بائبل مقدس کیساتھ کیجئے اور اُنکی زندگی، رویوں اور رہن سہن کا موازنہ 1 تیمتھیس 3 باب میں بیان کردہ تعلیمات و خصوصیات کیساتھ کیجئے۔ مسیحی ہوتے ہماری زندگی کا مرکز و مقصد یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم کس طرح صحت اور دولت کو حاصل کریں بلکہ ہماری زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم کس طرح یسوؔع مسیح کے متعلق اور اُس کے وسیلہ اپنی نجات کے متعلق جانیں۔ کیا آپ محض نام نہاد مسیحی تو نہیں ہیں۔

بائبل مقدس ہمیں حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو آزمائیں کہ ایمان پر ہیں یا نہیں (2 کرنتھیوں 13 باب 5 آیت)۔ کیا آپ اپنی نجات کے لئے یسوؔع پر ایمان رکھتے ہیں یا اپنے نیک اعمال پر بھروسہ کرتے ہیں؟ کیا آپ اپنے گناہوں کی بدولت شرمندگی اور پچھتاوہ محسوس کرتے ہوئے نجات پانے کی خواہش رکھتے ہیں یا خُدا کی عدالت اور ابدی سزا کے خیال کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی زندگی کو مزید پر آسائش بنانے میں لگے ہوئے ہیں؟ کیا آپ کا دل تبدیل ہو چکا ہے اور ہر بات میں خُدا کی مرضی کو پورا کرنے کا خواہاں ہے؟ یوؔحنا کے پہلے خط کا مطالعہ کیجئے۔ اور اپنی زندگی کا کلامِ مُقدس کے بیان کے ساتھ موازنہ کیجئے۔ یسوؔع نے ہمیں یہ کہتے ہوئے خبردار کیا ہے جو مجھ سے اَے خُداوند اَے خُداوند! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اَے خُداوند

اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے ؟۔ اُس وقت مَیں اُن سے صاف کہہ دونگا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ "اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاوَ۔ "(متی 7 باب 21 تا23 آیات)۔ کیا آپ اپنی زندگی میں خُدا کی مرضی کو پورا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں؟ ہم سے ابدی زندگی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خُدائِ واحد اور برحق کو اور یسوؔع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں(یوحنا 17 باب 3 آیت)۔ کہیں آپ اپنی نجات کو غیر سنجیدہ انداز سے سوچتے ہوئے کوئی عام اور معمولی چیز تو نہیں سمجھتے ؟۔